



## سوال

(86) اگر دو مسجدیں ایک محلہ میں برائے غرض دین بنا کی جائیں

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر دو مسجدیں ایک محلہ میں برائے غرض دین بنا کی جائیں ایک اس میں جامع مسجد ہے اس میں بجز جمعہ اور نماز ظہر و عصر کے دیگر کوئی نماز نہیں ہوتی کیونکہ اس کے گردا گرد ہنود رہنے والے ہیں اور امام بھی بعد نماز عصر کے لپٹنے خانہ کو چلا آتا ہے اور دوسری مسجد مسلمانوں کے بیوت کے کنارے پر ہے، اس میں سوائے جمعہ کے نماز بہ جماعت ہوتی رہتی ہے اور نماز جمعہ فریقین اتفاق سے مدت کثیر تک ایک جگہ مسجد جامع میں پڑھتے تھے۔ آخر الامر عرصہ ایک ماہ سے بباعث فساد مذہبی کے کہ ہم لوگ دوسری مسجد والے اہل حدیث اور موحدین ہیں، انہوں نے ہمارے ساتھ فساد و شرکیا، ہم لوگوں نے واسطے دفع شر کے اپنی مسجد میں علیحدہ جمعہ شروع کیا، دوسرے بھائی ہمارے جامع مسجد والے حنفی مذہب تھے، انہوں نے ہماری مسجد کو مسجد ضرار مقرر کیا اور عدم جواز صلوٰۃ کا فتوے دیا، بلکہ ہدم اور احراق کا حکم ہوا مگر بباعث آئین سرکاری کے مجبور ہے اور چند دلیلیں مسجد ضرار ہونے کی ٹھہرائی ہیں۔

اول تو لپٹنے زعم فاسد کے موجب اس آیت کے مصداق میں داخل کیا والذین اتخذوا مسجد ضرار او کفرا وتفریقاً بین المؤمنین وارضادالمن حارب اللہ ورسولہ الایۃ۔

دوسری قال [1] عطاء لما فتح اللہ علی عمر بن الخطاب الامصار امر المسلمین ان یبنوا المساجد و امرهم ان لا یبنوا فی موضع واحد مسجدین یضار احدھما الاخر حکذا فی الخازن۔

تیسری وقلیل [2] کل مسجد بنی مباحۃ او ریاء او سمعۃ او لغرض سوی ابتناء وجر اللہ او بمال غیر طیب فہو لاحق بمسجد الضرار۔ کذا فی الدرارک۔

واللہ باللہ ثم اللہ ہم لوگوں نے صرف تقریباً باللہ کی وجہ سے عرصہ چار سال سے مسجد کو بنایا ہے نہ واسطے خرابات مذکورات کے، حدیث شریف انما الاعمال بالنیات موجود ہے، یہی ہمارے بھائی حنفی ہمارے ساتھ اس مسجد میں چند دفعہ نماز پڑھ چکے ہیں، مگر اب بباعث مخالفت کے مدت ایک ماہ سے مسجد ضرار ٹھہرا دیا ہے اور ہم نے فتنہ اور فساد اور دفع شر کے لیے نماز جمعہ علیحدہ شروع کی نہ برائے غرض تفریق مؤمنین کے، دیگر کیا اظہار کروں واللہ تینوں دلیلوں مذکورہ بالا اور قولہ فی موضع واحد مسجدین یضار احدھما الاخر کا اور معنی بیان فرمادیں اور جواز اور عدم جواز صلوٰۃ اور ضرار اور عدم ضرار کا فتویٰ زود تر تحریر فرمادیں۔ ینوا تو جروا

[1] حضرت عمرؓ جب شہروں کو فتح کیا تو مسلمانوں کو حکم دیا کہ مسجدیں بنائیں اور حکم دیا کہ ایک جگہ میں دو مسجدیں نہ بنائیں کہ ایک دوسری کو نقصان پہنچے۔

[2] ہر وہ مسجد جو فخر، ریا، ستانے کے لیے یا کسی اور غرض سے اللہ کی رضامندی کے حصول کے علاوہ بنائی جائے، وہ مسجد ضرار کے حکم میں ہے۔

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال



و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
الحمد للہ، والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسئلہ میں جب کہ اہل حدیث مذکورین نے اپنی مسجد کو عرصہ چار سال سے بنایا ہے اور قسم کھاتے ہیں کہ اس کو تقریباً باللہ بنایا ہے اور اب عرصہ ایک ماہ سے واسطے دفع شر و فساد احناف کے اس مسجد میں جمعہ شروع کیا ہے تو وہ مسجد اس وجہ سے ہرگز ہرگز مسجد ضرار نہیں ہو سکتی اور اس میں بلاشبہ نماز جائز درست ہے اور جو احناف اس مسجد کو مسجد ضرار قرار دیتے ہیں اور اس کے عدم و احراق کا حکم دیتے ہیں اور اس عدم جواز کا فتوے دیتے ہیں (حالانکہ یہ احناف بھی اس میں چند دفعہ نماز پڑھ چکے ہیں) وہ بہت ہی بڑے ظالم ہیں اور سامعی فی خراب المسجد میں اور یہ احناف اس مسجد کے مسجد ضرار ٹھہرانے کی جو دلیلیں پیش کرتے ہیں ان میں کسی دلیل سے یہ مسجد مسجد ضرار نہیں ٹھہر سکتی۔

پہلی دلیل یعنی آیت والذین اتخذوا مسجداً ضالماً سے یہ مسجد اس وجہ سے مسجد ضرار نہیں ٹھہر سکتی کہ اس آیت میں جس مسجد کا بیان ہے اس کو بنایا تھا اور اس کی بنیاد ضرار اور کفر اور تفریق بین المؤمنین اور ارضاد لمن حارب اللہ ورسولہ پر تھی اور صورت مسئلہ میں جس مسجد کو اہل حدیث نے بنایا ہے اس کی بنیاد تقرب الی اللہ پر ہے پس اس آیت سے یہ مسجد مسجد ضرار کیونکر ٹھہر سکتی ہے۔

اور قول حضرت عمرؓ سے یہ مسجد اس وجہ سے مسجد ضرار نہیں ٹھہر سکتی کہ اس قول کا مطلب یہ ہے کہ ایک مقام میں ایسی دو مسجدیں نہیں بنانی چاہیں کہ ایک کی وجہ سے دوسری کو ضرر پہنچے اور سوال سے ظاہر ہے کہ صورت مسئلہ میں ایک مسجد کو دوسری مسجد سے بجز نفع کے کچھ بھی ضرر نہیں ہے، پس اس قول حضرت عمرؓ سے بھی یہ مسجد، مسجد ضرار نہیں ٹھہر سکتی۔

پس تیسری دلیل یعنی قبیل کل مسجد بنی مباحۃ اور یا، اوسمۃ الخ سے بھی یہ مسجد، مسجد ضرار نہیں ٹھہر سکتی اور رفع فتنہ و فساد اور دفع شر کے لیے جو اہل حدیث نے اس مسجد میں نماز جمعہ علیحدہ شروع کی۔ تو اس وجہ سے یہ مسجد ضرار نہیں ہو سکتی، اس واسطے کہ جب کسی مسجد میں نماز پڑھنے سے لوگ روکتے ہوں اور فتنہ و شر و فساد کرتے ہوئے تو دفع شر و فساد کی غرض سے علیحدہ مسجد بنانا اور اس میں علاحدہ نماز قائم کرنا جائز درست ہے، دیکھو جب مشرکین مکہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنے سے روکتے تھے اور نماز ادا نہیں کرنے دیتے تھے تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اپنے مکان کے صحن میں ایک مسجد بنائی تھی اور اس میں نماز ادا کرتے تھے جیسا کہ صحیح بخاری میں موجود ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ احمد عفی عنہ (سید محمد نذیر حسین)

## فتاویٰ نذیریہ

### جلد 01